نقش آغاز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

راشد الحق سمیع حقانی

مدارس اسلامیہ کے خلاف مغربی ممالک اور حکمرانوں کی مشترکہ یلغار

امریکہ' مغربی ممالک اوران کے دباؤ پر ہمارے حکمرانوں نے اس بات کا تہیہ کررکھا ہے کہ دنیا سے اسلام کی بچی کچھی طاقت اور مراکز دینیہ کی روح کو کسی نہ کسی طریقے سے ختم کی جائے۔ یوں تو اسلام روزِ اول ہی سے دشمنوں' منافقوں اور طاغوتی قوتوں کا نشانہ ستم بنارہا ہے لیکن امت مسلمہ اور اسلام پر اس سے پہلے اتنا کڑا وقت کبھی نہیں آیا تھا جیسا کہ موجودہ ستم ایجاد عہد میں اس کے ساتھ ہورہا ہے۔ طرفہ تماشہ یہ ہے کہ مسلمان کرہ ارض پر اس وقت سب سے زیادہ مظلوم و مجبور ہیں اور الٹا انہیں انتہا پسند' دہشتگرد' جارح اور ظالم بھی کہا جارہا ہے۔ اگر مسلمان اس جبر وتشدد پر فریاد کریں یا آہ و نالہ کریں تو ظالم قوتیں اس پر بھی سیخ پا ہوتی ہیں کہ مسلمانوں کو فریاد کرنے اور اپنے دفاع کا حق بھی حاصل نہیں۔

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہوجاتے ہیں بدنام وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

عالمی سطح پر عراق کی مقتل گاہ کا خون آشام منظر خون کے آنسو رُلا رہا ہے اور افغانستان کے زخم دیکھ کر کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ فلسطین' کشمیر' چیچنیا ور دیگر ممالک میں بھی خونِ مسلم کی ہولی کھیلی جارہی ہے اور مغربی میڈیا اسلام کے پرخچے منفی پروپیگنڈے کے ذریعے اڑا رہا ہے۔ لندن کے بم دھماکے جو ایک منصوبے کے تحت کرائے گئے اس کا ملبہ بھی گیارہ ستمبر کے واقعے کی طرح مسلمانوں پر ڈال دیا گیا ہے اور اس واقعے کو بنیاد بنا کر انگلینڈ اور دنیا بھر میں مسلم تارکین وطن کا جینا دوبھر کیا جارہا ہے اور ظلم یہ ہے کہ ایک گہری سازش کے ذریعے برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیر نے بغیر کسی ثبوت کے اس کا سارا ملبہ پاکستان کے دینی مدارس پر ڈال دیا ہے۔ اور مدارس اسلامیہ کے خلاف کھل کر اس کا خبث باطن سامنے آگیا ہے۔ حالانکہ ان واقعات میں کوئی بھی پاکستانی شہری یا عالمِ دین یا مدرسے کا طالب علم تک ملوث نہیں پایا گیا۔ لیکن پھر بھی اسوقت سارا دباؤ اور ساری جارحانہ کاروائیاں مدارس اسلامیہ اور علماء وطلباء کے خلاف کی جارہی ہیں۔ پاکستانی حکمرانوں نے بھی اس کہاوت کے مطابق کہ کان کو ہاتھ لگائے بغیر ہی کتے کے پیچھے بھاگنا شروع کردیا ہے کہ ہوسکتا ہے کہ واقعی وہ میرا کان لے گیا ہو۔

حکمران ان دنوں مغربی آقاؤں کو خوش کرنے کیلئے اسلامی شعائر' مساجد' مدارس اور دینی رسائل و جرائد و اخبارات کے خلاف ایک طوفان بدتمیزی برپا کئے ہوئے ہیں۔ غیر ملکی طلباء جو دینی علوم کے لئے کئی دہائیوں سے پاکستان کے دینی مراکز سے استفادہ کے لئے دنیا بھر سے آتے رہتے ہیں ان کے اخراج کا بھی یکا یک فیصلہ کرلیا گیا۔ یہ ایک ظلم عظیم ہے اور یہ ناانصافی پر مبنی اقدام علم اور اسلام دشمنی کا بدترین نمونہ ہے۔ اس اقدام سے حکومت کے عزائم قوم کے سامنے پوری طرح عیاں ہوگئے ہیں کہ حکمران مغربی آقاؤں کے اشارے پر یہ سب کچھ کررہے ہیں۔ اسی طرح دینی مدارس کے حامل سند یافتہ افراد کو بلدیاتی الیکشن سے آؤٹ کرنا اور انہیں روزگار اور دیگر تمام شعبوں سے نکال دینے کا سپریم کورٹ کا ظالمانہ فیصلہ بھی حکمرانوں کی ایماء پر کیا گیا ہے۔ اس کے ذریعے دینی مدارس کے حامل افراد کو بے وقعت کیا جارہا ہے۔ اور علماء وطلباء کو سیاست اور قومی ادارے سے الگ تھلگ کرکے دیوار سے لگانے کی کوششیں ہورہی ہیں۔ اور نئے آنے والے طلباء کی حوصلہ شکنی بھی کی جارہی ہے۔ اس فیصلہ پر امریکی حکومت کے اہم ترجمان نے خوشی کا اظہار بھی گزشتہ دنوں کیا ہے کہ ''سپریم کورٹ کے فیصلے سے پارلیمنٹ میں انتہاء پسندوں کا راستہ اور داخلہ رک جائے گا۔ اور پاکستان میں انتہاء پسندوں کی بڑھتی ہوئی تعداد اور قوت کو نقصان ہوگا۔''

اسی طرح امریکہ تعلیمی نصاب میں تبدیلی کے احکامات بھی صادر کررہا ہے کہ قرآن و حدیث سے یہود و نصاریٰ کے متعلق مواد کو بھی (نعوذ باللہ) حذف کیا جائے اور جہاد کے احکام ساقط کئے جائیں۔ اس تازہ ''فرمان'' پر وفاقی وزیر تعلیم جاوید اشرف قاضی نے فوراً لبیک کہتے ہوئے احکامات صادر بھی کردیئے ہیں اور امریکی حکومت کو اس بات کا عندیہ بھی دے دیا گیا ہے کہ ہم بہت جلد اپنے تعلیمی نصاب سے یہ مواد چند دنوں میں حذف کردیں گے۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون) اسی طرح صدر مملکت نے مدارس آرڈیننس کے ذریعے دینی مدارس پر قبضہ کرنے کے لئے ایک منظم منصوبہ تیار کیا ہے جس کے نفاذ سے دینی مدارس کی آزاد حیثیت بالکل ختم ہوجائے گی۔ اور اس پر دوسرے لفظوں میں حکومت کا مکمل کنٹرول ہوجائے گا۔ اور حکومت کی منشاء پر اس کے نصاب میں تبدیلیاں لائی جائیں گی' اور چندہ دہندگان کے کوائف بھی اس نئے قانون کے تحت حکومت کو دینے ہوں گے تاکہ بعد میں ان کے خلاف بھی کارروائی کی جائے۔ اسی طرح اس آرڈیننس میں اور بھی کئی متنازعہ امور ایسے ہیں جن پر وفاق المدارس العربیہ اور مدارس دینیہ کو شدید اعتراض ہے۔ یہ آرڈیننس اصل میں مدارس سے خودمختاری' آزادی' اور دینی روح قبض کرنے کی ایک ناپاک کوشش ہے۔ حکمران کھلم کھلا اسلام دینی مدارس اور مشرقی روایات کا مذاق عوامی اجتماعات میں اڑا رہے ہیں اور ڈھول کی تھاپ پر رقص کررہے ہیں تاکہ مغرب کو خوش اور اللہ کو ناراض کیا جائے۔ حکمران کھل کر مدارس اسلامیہ کے خلاف سامنے آگئے ہیں۔ اور انہوں نے اپنے خبث باطن کا کھل کر اظہار شروع کردیا ہے۔ اور آئے روز نت نئے الزامات اور اقدامات مدارس اسلامیہ کے خلاف ہورہے ہیں۔

ان دنوں دینی مدارس کا وجود شدید خطرات میں گھرا ہوا ہے۔ عالم کفر اور پاکستانی حکمران اسلام کے ان مراکز کے منہدم کرنے میں پوری ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ مسلمان اسلام سے اس وقت تک جڑے رہیں گے جب تک کہ اسلام کے یہ قلعے (مدارس اسلامیہ) محفوظ اور قائم و دائم ہیں۔ پاکستانی حکمرانوں کو یہ جرات اس لئے بھی ہو رہی ہے کہ پاکستان کی تمام مذہبی جماعتیں صدر مشرف کے بچھائے ہوئے جال میں بری طرح پھنس گئیں ہیں کیونکہ انہوں نے صدر مشرف کو مزید پانچ سال کے لئے آئینی صدر مان کر اور اس کے سابقہ غیر آئینی اقدامات کو جائز قرار دے دیا۔ اور تمام مذہبی جماعتیں اقتدار کی چکا چوند میں مست ہوگئیں۔ اور اپنا انقلابی منشور اور اسلام اور مدارس کے تحفظ کے وعدے ان لوگوں نے بھلا دیئے۔ اسی لئے یہ عوامی حمایت سے دن بدن ہاتھ دھو رہے ہیں۔ بلدیاتی الیکشن میں ان کا پول کھل گیا ہے۔ پھر بعد میں پیپلز پارٹی اور اے این پی جیسی سیکولر جماعتوں سے معمولی مفاد کیلئے اتحاد کرنا اور ایک دوسرے کے خلاف بیان بازی کرنا اس حساس موقع پر کہاں کی دانائی اور حکمت ہے؟

موجودہ حکومت کے گزشتہ چار پانچ سال کے اقدامات جو دینی مدارس اور اسلام کے تشخص کو کمزور کرنے کیلئے کئے گئے ان کا سیاسی مذہبی جماعتوں نے کوئی سنجیدہ نوٹس نہیں لیا اور ان کے دیکھا دیکھی عوام نے بھی ان منفی اقدامات پر کوئی ردعمل ظاہر نہیں کیا جو ہم سب کیلئے لمحہ فکریہ ہے۔ اگر آج مذہبی سیاسی جماعتیں اقتدار اور پارلیمنٹ کی آرام دہ مسندیں قربان کر دیں اور موجودہ حکمرانوں کیخلاف کھل کر صف آراء ہو جائیں تو اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کہ حکومت دفاعی پوزیشن میں آجائیگی اور یوں دینی مدارس اور اسلام کو لاحق خطرات دور ہو جائیں گے۔ لیکن عملاً ایسا کرنا دینی جماعتوں کے لئے شاید ممکن نہیں۔ کیونکہ وہ نمک کی کان میں گر گئی ہیں اور مغربی جمہوریت کے شیطانی چرخے کا حصہ بن گئی ہیں۔ اور ان کے وہ اہداف اور وہ عزائم جو اقتدار سے پہلے جلسوں میں ہم سنا کرتے تھے وہ ماضی کا قصہ پارینہ بن چکے ہیں۔ ان کے کان جنوبی وزیرستان کے آپریشن اور وحشیانہ بمباری پر بھی کھڑے نہ ہوئے اور نہ ہی صوبہ سرحد کے شہر شہر اور محلّے محلّے میں مجاہدین کی پکڑ دھکڑ پر انہوں نے کوئی احتجاج کیا اور نہ ہی کوئی سنجیدہ قدم اٹھایا صرف اور صرف اقتدار کی ہُما کی پرورش اور حفاظت ہی ان کا نصب العین رہ گیا ہے۔ اسی لئے دینی مدارس پر یہ افتاد آئی ہوئی ہے۔ وفاق المدارس العربیہ اور تنظیمات المدارس کو از خود کوئی سنجیدہ اقدام کرنا ہوگا تب ہی کوئی بات بنے گی۔ ورنہ سیاسی مذہبی جماعتیں تو ان دنوں حکومتی ''نظم ونسق'' چلانے ''عوامی فلاح و بہبود'' کے منصوبوں ''بحالی جمہوریت'' اور ''نفاذ اسلام'' کی کوششوں میں منہمک ہیں۔ وفاق المدارس کے ارباب اختیار بھی کئی امور پر مصلحت اور نرم گوشی کا رویہ اپنائے ہوئے ہیں۔ ان کیلئے بھی یہ لمحہ فکریہ ہے۔ اگر میدان کارزار میں سب نے کمزوری دکھائی تو صدیوں کی محنت پل بھر میں خدانہ کرے ضائع ہو جائیگی۔ اور اسپین وسط ایشیاء کی ریاستوں کا انجام ہم سب کے سامنے ہونا چاہیے۔

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے ارے اے ''مدرسوں والو''　　　تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں